سے کیا کچھ کیا جا سکا اور کیا کیا کمی کوتاہی رہی۔ تیسرا سبق یہ ہے کہ روسی علاقوں میں مسلمانوں کے جہاد کی ناکامی کے اسباب کیا تھے اور مسلمانوں کے اتحاد میں کیسی کیسی معمولی چیزیں رخنہ پیدا کردیتیں اور اُن کے باہمی اختلافات کس طرح ان کی قوت کو برباد کردیتے۔ چوتھا سبق یہ کہ مسلمانوں کو زیادہ نقصان اُن کے اندر سے اُٹھنے والے غداروں نے پہنچایا۔ جنہوں نے ذرا ذرا سے فائدوں کے لیے دین و ملت کو دشمنوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

ع   با پشیزے دین و ملت را فروخت

یہ کتاب اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ ثروت صولت صاحب "تاریخ نویسی کے فن میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ اہلِ پاکستان کے لیے جغرافی، سیاسی اور دفاعی حیثیت ہی سے نہیں، دینی ضرورت سے بھی اس کتاب کو پڑھنا چاہیے۔

سندھ کے موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں	از جناب محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نسیم پلازا، لسبیلہ روڈ، کراچی۔ ہدیہ (بطور صدقہ جاریہ) ایک روپیہ۔

یوں تو بات ایک پمفلٹ کی ہے۔ مگر اس میں ہمارے لیے ایک اہم انتباہ ہے۔ سندھ وہ مبارک خطہ ہے جو اسلام کے لیے ہندوستان میں داخلے کی گذرگاہ بنا اور جہاں کے لوگوں نے رضاکارانہ جذبے سے اسلام کو لبیک کہا۔ بعد کے ادوار کی اسلامی تحریکوں کی تاریخ کا رشتہ بھی سندھ سے جا ملتا ہے۔ لیکن اب اسی صوبہ میں ایک طرف روس اپنی سازش کاریوں کے جال پھیلا کر کمیونزم کا دانہ ڈال رہا ہے اور دوسری طرف بھارت اپنی دسیسہ کاریوں سے کام لے کر سندھ کو دینی طور پر اسلام سے اور سیاسی طور پر پاکستان سے کاٹ لے جانا چاہتا ہے۔ اور تیسری طرف ستم ظریفی یہ ہے کہ ہم اپنے سندھی بھائیوں کو اغیار سے بچانا تو کجا، خود اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان کو اور دور دھکیل رہے ہیں۔ صحیح تر بات یہ ہے کہ ہماری غلطیوں ہی نے دوسروں کو رخنہ اندازی کا موقع دیا ہے۔ اب حال یہ ہے کہ سندھ میں کیمونسٹ لٹریچر اور بھارتی پروپیگنڈہ دونوں نہ صرف ایسی معلوماتی کتب مہیا کر رہے ہیں۔ بلکہ شعر و افسانہ کے ایسے لٹریچر کا بھی سیلاب برپا کر رہے ہیں جو سندھیوں میں اسلام اور پاکستان کے خلاف نفرت پھیلانے والا ہے۔ الحاد اور

مذہب دشمنی کا زہر دماغوں میں اُتار رہا ہے۔ اور رندی و ہوسناکی کی لہریں دُنیا کے جذبات میں اُبھار رہا ہے۔ خدانخواستہ دشمنوں کے تیور ویسے ہی لگتے ہیں جیسے ۱۹۷۱ء میں پاکستان کو دولخت کرنے کا باعث ہوئے تھے۔

اس کے جواب میں نہ قومی پیمانے پر ہم سندھی بھائیوں کی شکایات کا حل کرنے یا برادرانہ انداز سے افہام وتفہیم کرنے کے لیے کوئی اقدام کر سکے ہیں، نہ حکومت کی طرف سے خطرے کے پورے جائزے کے تحت دور رس منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی کام ہو رہا ہے اور نہ محب وطن جماعتوں اور اداروں کی طرف سے اتنا مؤثر اور معتدبہ لٹریچر سندھی میں آرہا ہے جو تخریبی افکار کے طوفان کا مقابلہ کر سکے اور سندھیوں، خصوصاً ان کے نوجوانوں کو اصل دشمن قوتوں کی شر انگیزیوں کے متعلق چوکنا کر سکے۔ مصیبت یہ کہ "ادب" کا میدان تو ہماری طرف سے بالکل خالی ہے اور اس کمی کے نقصان کی تلافی کسی طرح نہ کی جا سکے گی۔ پچھلی نصف صدی میں محب اسلام اور محب پاکستان طاقتوں نے بھی خود اردو زبان کے افسانوی ادب میں کوئی خاص حصہ نہیں لیا، کجا کہ سندھی میں۔ ستم یہ کہ اس ملک کے بڑے بڑے علمبرداران اسلام کو ادب کی اہمیت کا سرے سے اندازہ ہی نہیں۔ وہ کہیں (BY THE WAY) اس پر نگاہ ڈال لیتے ہیں۔

اب جب کہ سندھ کے مسئلے میں وقت کم رہ گیا ہے، اسلامی نقطۂ نگاہ سے علمی، معلوماتی اور صحافتی دائروں کے ساتھ ادب میں زور شور سے پیش قدمی ہونی چاہیے۔ ورنہ غفلت کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اسی سلسلے میں ایک خصوصی ضرورت یہ ہے کہ کمیونزم اور رُوسی سامراج کی اندرونی تصویر کھول کر لوگوں کے سامنے رکھی جائے۔ اس کے بالمقابل ایسا مثبت اسلامی لٹریچر ایمان واعتقاد، سیاست ومعیشت، اسلامی قومیت، اسلامی تاریخ، خصوصاً سیرتِ پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کی سوانح اور اسلامی معاشرت وتہذیب کے متعلق آنا چاہیے۔ جو جدید دور کے اندازِ بیان اور طرزِ استدلال کی قوت کے ساتھ دلوں کو مسخر کر سکے۔